MG7
·V1557ma2.

MG7 .V1557ma2
INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES
59408 ★
McGILL
UNIVERSITY

3542403

Vājid ʿAlī Shāh

Mars̲iyah dar ḥāl-i

Shahādat-i ʿAlī Akbar

MG7

V.1557 ma2

فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً

مرثیہ

درحالِ شہادت حضرت علی اکبر
علیہ السلام تصنیفِ منیفِ حضرت
سلطان عالم محمد واجد علیشاہ خلد اللہ ملکہ مصرع
افتخار احمد کو ہی جبریل پر

درمطبع سلطانی اہتمامِ رئیس الدولہ طبع شد

AUG 14 1975
Library
Institute of Islamic Studies

۱ مرثیه

افتخار احمدؐ کو ہی جبریل پر
کار حضرت وحی اور تنزیل پر
دست بالا دستِ عزرائیل پر
دم شماری صورِ اسرافیل پر
ایسا مرسل بعد عیسیٰ اب نہین
اور پیغمبر سی کچھہ مطلب نہین

۲

جیف کی جا جسپہ حق کا پیار ہو
جو جہان مین دین کا سردار ہو
جسکی خوشرائی سی بیڑا پار ہو
حُسن دانائی سی دل ہشیار ہو
اوسکی جا پر گر پڑی بو بکر واہ
کر دیا مرتد نی اُمّت کو تباہ

۳

جسکی در پر پوچھکر جبریل آئین
تازیانی اوسکی بیٹی کو لگائین
خُلد کی سیرین جو دنیا مین دکھائین
اونکی گھر کو ہونکدین ناری جلائین
تحتِ دلیر اوسکی دروازہ گرا
ہوگیا محسن شہید اور درد ہت

59408

گرچہ ہی میراث بیجا عذر ہے
خود وہ کہتی تہی نہین میراث شی
غور کیجی بیبیان حضرت کی کی
سب کو بٹتا ایکسا وہ ہوتین جی
دونی سب پہ چہینا یہہ اچہا عدل ہی
سبکو بٹتا تو ہی بیجا عدل ہی

اوّل اوسجا بیخطر گاڑا گیا
ثانی نبی بیدین دوبارہ جا گہسا
ایک اک پہلو مین اک مین دوسرا
یون نبی کی قبر پر قبضہ ہوا
بولئی میراث پائی تہی زمین
بیٹیونکی ہاتہہ آئی تہی زمین

بنتِ احمد درد کہا کر مر گئین
اس الم سی تختِ پیغمبر گئین
حقِّ بیزاری بہی ظاہر کر گئین
یعنی چہپکر قبر مین مضطر گئین
ہو فراقِ شاہ سی تنکیہ ملول
پر نہ سمجہی اوس لحد کو خاک ہول

عط

موت کا جسدم مرض شہ کو ہوا
یعنی سم خوردہ بدن مین بڑہ چلا
اک یہودی کی ہتی زن اوسنی دیا
آہ کی خیر البشر نی اور کہا
کام وہ سم کرتا ہی میرا تمام
ہی وصی میرا سبہو نکا اب امام

ف

جسکا کلمہ پڑہتی ہو عالم مین سب
تہمت ہذیان رکہین اوپر غضب
رنج و غم سی کیون نہ دلکو آئی تب
زیست ہی مین ترک تہی بالکل ادب
جانا احمدؐ کا بہانا ہو گئی
دین پر شیطانکا تہانا ہو گیا

فا

اوسقدر آئی زمین کب بانٹ مین
جسمین رہتی دونو بیتی سب سنین
ہمکو بیہودہ نہ اب الزام دین
کوئی فرمان کوئی پٹہ لا دہرین
گر نہین فرمان سراسر ظلم ہی
بعد رفتن ہی یہہ اوپر ظلم ہی

١٠

جانتی تھی اوّل و ثانی کو شاہ
ساری دنیا کو کریگی یہہ تباہ
بہر اتمام نصیحت رشکِ ماہ
اسطرح بولی بحزن و یاس آہ
ہی اُٹھا مہ حاکم اور محکوم سب
جاؤ اسکی ہو کی تابع نکلو اب

١١

جو کہ پھر آئیگا وہ ملعون ہی
بیخرد بد بخت اور مجنون ہی
مانی میرا حکم جو مفتون ہی
شدّتِ تب سی جگر محزون ہی
جا کی پھر آئی یہہ دونو لعنتی
دیکھتی حکم نبی سی سرکشی

١٢

لعنت حق کی برابر ہو گئی
تھا اُٹھا مہ میرا فنر ہو گئی
سب رعایا سی یہہ بہتر ہو گئی
ساکت اس ڈھب سی پیمبر ہو گئی
بولی لاؤ خامہ و کاغذ لکھوں
اک نوشتہ محکم اسدم تمکو دوں

۲

مرتضیٰؓ دفن وکفن کی فکر مین
اور یہہ دو نو بدن کی فکر مین
فاطمہؓ محسنؓ حسنؓ کی فکر مین
اور یہہ باغی چمن کی فکر مین
ای فلک خانہ ترا برباد ہو
مرتضیٰؓ غم مین عمر دل شاد ہو

۴

مانا ہمنی ہو گیا اجماع خوب
اور ہوا مہر نبوّت کا غروب
اہلبیتِ مصطفیٰ کہلا ئی دوب
داخلِ اجماع کب ہتی خوش قلوب
میرلشکر نی دیا ہتا حکم کب
بن جو بیٹھی اوس جگہہ پر سبکی سب

۳

بولا اوّل جوش ہی ہذیان کا
کیا مسلّم قول اب اس آن کا
ہو گیا دشمن عدو سلطان کا
پاس تک چھوڑا نبی کی جان کا
بولی پیغمبر ہیا نسی دور ہو
جاؤ تجہا نو یمن اب مسرور ہو

۱۶

قول اشرف مصطفیٰ کا لکہہ قلم
سب سی یہ فرماتی تہی میرا اُمم
یاور رکہنا ویسی کہتی ہین جو ہم
اک ذرا سی مین نہین ہی بیش و کم
ڈرنا اوسدن جبکہ حیدرؑ تاجدار
مٹّی کی گہوڑی کی اوپر ہو سوار

۱۷

سنئی اب توضیح قول شاہ کی
پہنچی جب جنت علیؑ نی آہ کی
اور بن آئی فرقۂ گمراہ کی
چہینی مسند ضیغم اللہ کی
ہو چکی تہی دفن تاج الانبیا
آیا اوس جا وہ گروہ بیوفا

۱۸

بعد پرسہ میر امّت سی کہا
ہو گئی ہمسی نماز اسدم قضا
یعنی میّت پر نہ کی آکر ادا
بولی حیدرؑ پہر اب اسکا ذکر کیا
اوّل و ثانی ہوئی یون حرف زن
پہر نکالو شاہ دین کو با کفن

١٩

تو کرین اون پر نماز اپنی ادا
وا وریغا مرسلون کی پیشوا
جب سنی کرّار نی یہہ التجا
رانو نمین قبرِ مبارک کو لیا
اور کہا حاضر ہو جوش زور ہو
کچھ نگہ دیکھی تو دیدہ گور ہو

٢٠

رہ گیا دل تھام کر مرتد عمر
اور کہا یارون سی دیکھو غور کر
کہہ گئی ہین حضرتِ خیر البشر
ڈرنا اوسدن سی جو حیدر دادگر
غیظ سی اسپِ اگلی پر ہو سوار
الحذر ای داور دار القرار

٢١

کہکی یہہ بھاگی عمر ہمراہ اور
دیکھتی یہہ ظلم و بدعت کبر و جور
ہو گئی ظاہر عداوت ہی کی طور
کیا پسند آئیگا حق کو اتنا دور
بہر جاہ و منزلت ایمان لائی
کاہنو نسی سنکی حضرت پاس آئی

۲۲

ظاہر ایمان ہتا باطن مین عدو
آگی خدمت اور پیچھی جنگجو
مونہہ پہ حق حق دلمین بادی کی سبو
گل چمن مین اور گہر مین گوکہر و
واہ کیا ایمان ظاہر ہتا پسند
ہو گئی نارِ جہنم پر پسند

۲۳

آیا جب سورہ براءت کا وہان
لائی جبریل اور کہا سرِّ گران
یعنی بھیجوا اُسی شاہِ زمان
بہر امّت جو کری اسکو بیان
سونپا اوّل کو نبیؐ نی اور کہا
جانبِ مکّہ مری جانب سی جا

۲۴

پیچلا سورہ وہ کفر پر بار ہتا
ہر نفس شیطانِ ملعون یار ہتا
حُکمِ پیغمبر سی پر ناچار ہتا
رہ مین چوکنّا ہتا اور ہُشیار ہتا
آئی جبریل اور دیا حق کا پیام
جز علیؑ ہرگز نہین اورونکا کام

٢٥

بس علی کو ساتھ ہی بھیجا وہان
لیکی اوّل سی براءت کا بیان
راہی ہون علی کی جانب خوش گمان
اور کہین بو بکر سی رہ جا یہان
دیکھی کیا کر کری شیخ ہوئے
کیا لیاقت ایسی خر کو عدل کے

٢٦

کہتی ہین سلمان بعدِ مصطفےٰ
شبّر و شبیّر و حیدر فاطمہ
دو جہان کی پیشوا اور رہنما
خلق کی ہادی برائے التجا
گھر مین اک اک کی گئی بھر قبول
ورنہ مانی ایک نی آلِ رسول

٢٧

پانچ چالیس آدمی اکدل ہوئے
عرض کی راضی ہین جو فرمان ملے
بولی حضرت صبح کو گھر پر مرے
آئیو جو حق مجھی فرمان دے
پر مسلّح آئیو در کار ہے
کیونکہ دشمن ایک اک ہشیار ہے

۲۸

چار تنسی پانچوین کا ذکر کیا
کوئی ہی جز چار کی آیا نہ تھا
ایک بوذر ثانی سلمان با سخا
تیسری عمار یاسر پر وفا
چوتھی مقداد آنکر حاضر ہوئے
اسلئی کوشش سی شہ قاصر ہوئے

۲۹

بعد احمد اک زمانہ پھر گیا
رکن دین احمدی یون گر گیا
بہر زانی مہ لقا کا سر گیا
تیرگیِ غم مین کعبہ گہر گیا
بولی حیدر جمع قرآن کیجیے
بند دروازیکو بس کر لیجیے

۳۰

جامعِ قرآن ہی نام شیر حق
حاسدونکو کیون ہنو غمسی قلق
بوترابی بندۂ ربّ الفلق
جانتی تھی ہی لیتی ہی جا کر سبق
مزبلی پر نعش عثمان سڑ گئی
محرق القرآن پہ آفت پڑ گئی

۳۱

بعد جمع آیہ ہائی بی شمار
نکلی گہر سی مثل مہ دُلدُل سوار
آئی مسجد مین کہا یون ایکبار
عُروۃ الوثقیٰ ہی یہہ دیکہین ہزار
بولا ثانی ہی ہماری پاس بہی
ہمکو تو ذرّہ نہین وسواس بہی

۳۲

بولا شیعو دیکہو گی تا ہادی نہ اب
بس عمرنی کردیا ہی ہی غضب
ورنہ ظاہر رہتا شیعونپر وہ سب
دُور ہوتی اوستی غم درد و تعب
اب وہ فرقان عہدِ ہادی کاہی
یہہ ہی مژدہ شیعونکو شادی کاہی

۳۳

بازوئی زہرا پہ کوڑا مارا ہائی
درکی پٹ پہلو پہ عورت کی گرائی
پہونکا دروازہ خدا اوسکو جلائی
گرہ بازو مین رہی کسطرح جائی
تا وفاتِ فاطمہؑ وہ درد تہا
ثانی بیدین عجب نامرد تہا

۳۶

فعلِ شمرِ زشت ہی فعلِ عمر
کچھہ زمانی کی تفاوت ہی مگر
سب شہید و نکی بلا ہی اسکی سر
سب کی دعوی اسپہ بیخوف و خطر
رہ بگاڑی سبکو بیدین کر دیا
رنگِ شیطان آنکہونمین بہر دیا

۳۵

کیا فدک چھینا ہزار افسوس ہی
جانِ غمسی ابتلک مانوس ہی
سینۂ ہمشکل پر طاوس ہی
جانِ احمد قبر مین مایوس ہی
پھاڑ ڈالا کاغذِ بو بکر ہے
اور حدیثین وضع کین اور مکر ہے

۳۴

گر خلافت ہوتی اوّل کو مباح
اور امامت کرتا وہ شام و صباح
ہوتی امت کی اگر اسمین فلاح
اور نبیؐ کی مشتمل ہوتی صلاح
دور کیون محراب سی کرتی نبیؐ
خود مرض مین پائی خوش دہرتی نبیؐ

٣٧

بلکہ ہی شیطان کا اوستاد وہ
دام ہی ابلیس اور صیاد وہ
گو جہان آباد ہی بر باد وہ
غم مین آلِ مصطفیٰ دلشاد وہ
بیکفن سبطِ نبیؐ خرّم یزید
سعد زندا نمین مکانمین وہ پلید

٣٨

ہند قصرِ خوش مین زینب قید مین
راستی مین یہہ وہ ملعون کید مین
جان تک باقی نہین یہان صید مین
اور اودہر خوشیان ہین عمرو زید مین
یہان سکینہ جان کی حالت تباہ
تخت نکبت پر بتو نکا بادشاہ

٣٩

مصطفیٰ غمگین اودہر شادی کی دہوم
نعش بی سر یہان جہانکا وہان ہجوم
یہہ سلیمان خاک پر وہان شور بوم
یہان شہادت اور وہان دربار شوم
دل نکل آ پہلوسی دین مٹ گیا
حکمِ پیغمبر کا آئین مٹ گیا

س۴۰

حضرتِ یعقوب کی بارہ پسر
تھی جہاں میں پر تھی یوسف پر نظر
ایک گم ہونے سے اوسکی خوش سیر
اسقدر روئی گیا نورِ بصر
یہاں علی اکبر پہ نیزہ چل گیا
وہ جری گھوڑے سے منہ کی بھل گیا

س۴۱

فرقِ طیّب کا ستہ الہامِ غیب
پاک قیحون سے پئی پیغامِ غیب
تھا اوسی سر مین سمایا نامِ غیب
بادۂ وحدت سے وہ تھا جامِ غیب
سر مین سودائی بہشتِ پاک تھا
سرِّ غیبی بستۂ فتراک تھا

س۴۲

گیسوئی پرتاب رشکِ مشکناب
زلفِ پُرپیچ حسین عطرِ گلاب
کاکُلِ خمدارِ ریلِ کامیاب
موئی طُرّہ سنبلِ باغِ شباب
جعد شعرِ اسودِ اوسِ مہتاب کا
ایک گلدستہ بنا لبلاب کا

٤٣

نور کی پیشانی نگ الماس کا
تہا برادر زادہ وہ عباس کا
تخت دل تہا وہ کسی بی آس کا
تہا جبین پر دُہو کا خور کی طاس کا
ابر رحمت ما تہا تھا وس ماہ کا
چہایا یا پرتو سحاب آہ کا

٤٤

ابروئی خمدار تیغین جنگ کی
بجلیان دیکہین نہین اس رنگ کی
سامنی تلوارین جیسی سنگ کی
یاروان موجین تہین بحر گنگ کی
نردبان عز و جاہ و امتحان
ایک اک بہون چہری پر اک کمان

٤٥

چشم آہو نرگس و بادام و حُور
شرمگین بجیا تہین با حُسن و غرور
بادۂ عرفانسی پر ہمشکل نُور
تہی لبالب دو نو مین سُور و سرور
آنکہین دکہلاتی تہین عالم دُور کا
نام حق تہا ذکر اس مخمور کا

۴۴

دور رخسارونکا جلد حلمِ حق
یا لبالب نور یزدان سی طبق
تشنگی سی شاہ دین کی ہی قلق
صبر کا دیتی ہین پیاسونکو سبق
پہر کی ٹکڑی ہین یا چہپاری ہین
گال نہرین مردمک فوّاری ہین

۴۵

پلکین نشترِ تیرِ خارِ دشتِ داغ
نوک نیزہ بر چہیان لہبائی باغ
جلتی تیزی سی ملا غم کا دماغ
انکو رنج و درد و غم سی کب فراغ
بہر ماتم سوز بانین آنکہہ کے
تیر جوڑی ہین کمانین آنکہہ کے

۴۶

مردمک حورِ بہشتی خلد وار
جیسی غلمان نہرِ جنّت مین شکار
مردم آبی آتمۂ سان سوگ وار
پتلیان مانند ماہی بے قرار (یعنی دوات ۱۲)
ہی بیاض چشم سی ثابت سواد
اور سیاہی پہرۂ عین المراد

۴۹

بینی خود بینی سی کو سون دور ہے
یا الف اللہ کا یا حور ہے
ہی یہہ انگشت شہادت نور ہے
یو سی خلدِ پاک کی معمور ہے
پردۂ بینی ہین راہین خلد کے
پڑ گئین رُخ پر نگاہین خلد کے

۵۰

ہی ذقن سی باؤلی ورونلی چاہ
اس کنوئین مین ڈوبتی ہین مہر و ماہ
کیا پڑی سیبِ زنخدان پر نگاہ
جس کو شادابی نہین ہی آہ آہ
گُل ذقن پر وہ نگاہین گر گری
حُسنِ یوسف آنکر پانی بہری

۵۱

دانت موتی سی دہن خشکیدہ ہے
پیاس سی ہر دانت آبدیدہ ہے
آنسو آکر لثہ مین چسپیدہ ہے
تخم دندان گرمی سی کاہیدہ ہے
بوند آنسو کی جو نکلی جم گئی
اک لڑی اشکو نکی مونہہ مین تہم گئی

۵۲

ہی گلا صہبائی عرفان سی بہرا
یا صراحی یا قمر یا مہر سا
مہ ضیا برجیس رتبا با صفا
شمس زہرہ مہ لقا بدر الدجیٰ
ماہ پارہ رشکِ خور ناہید رنگ
یا عطارد یا سُہا وہ بید رنگ

بمعنی فرصت ۱۲

۵۳

لب سی شرمندہ رطب قند و عسل
ہین یہہ چپ پر منبعِ خیر العمل
دو بہشتی حورین ہین یا ہم بغل
خشکی سی گویائی مین بہی ہی خلل
دو ہلال اکجا پہ جسم کر رہ گئی
دو ستاری رُخ پہ تہم کر رہ گئی

۵۴

اور زبان ہی ماہیِ بحرِ الم
بیقراری بہی ہی بیتابی بہم
مصدرِ نفرینِ افواجِ ستم
مخزنِ خلق و رفاہ و ذی حشم
بدزبانی سی ہی تائب یہہ لسان
کہتی ہی ربِّ سخن سی الامان

۵۵

شانی ہم شکل ستارہ گُول گُول
جسنی کیوان فلک کا او ترا مول
بُرج میزان کہہ رہا ہی مجھہ مین تول
یہہ مقالہ قند کا ہی دلمین گھول
کیا مدوّر گوئی چوگانِ حسینؑ
ہندوانہ بہرِ میدانِ حسینؑ

۵۶

بازوون کی ضَو سی ہیرا گہٹ گیا
کہنم بلورین یا ستونِ خوشنما
نور کی بیلن پئے شاہد ہُوا
جسنی ہر سیّارہ او پر بس چکا
مہرِ تابانِ شہید گرسنا
خوش زحل بدر الدُّجیٰ الشمس الضُّحیٰ

۵۷

کہنیون سی پست نسرین ہو گیا
اونپہ صدقی عقدِ پروین ہو گیا
آئنی کی شکل آئین ہو گیا
جسنی دیکہا اونکو خودبین ہو گیا
لعلون کی گٹّون نی توڑا رنگ کو
ڈہنگ اپنا اور اپنی سنگ کو

٥٨

اور کلائی سی کل آئی شیر کو
جب کبھی اونگلی کھائی شیر کو
نیستی کی رہ بتائی شیر کو
گر کبھی ضربت لگائی شیر کو
اک کو دو اور دو کو تیرا کر دیا
شام کی ساعت سویرا کر دیا

٥٩

پنجۂ خورشید پنجی سی گھٹا
کلۂ ضرغام قبضی سی کٹا
جو اسد تھا سامنے فوراً ہٹا
دشت و کوہ و بحر مردونسی پٹا
پنجۂ شہبازِ اجل سی ہمکنار
پُر وقار و پُر جلادت بُردبار

٦٠

سینۂ شہباز سینی سی اُڑا
اور عقابِ چرخ ہٹک کر رہ گیا
سینۂ روشن تھا صندوقِ وفا
ماہِ تابان بدر چہرہ پر ضیا
سینۂ بی کینہ آئینہ نمط
آبگینہ سینہ آئینہ نمط

٦١

پشت تھی پشت و پناہِ دو جہان
اور پُشتیبانِ کشتی ہر زمان
ہان قوی پشت اسّی تھی پیر و جوان
پست پُشتِ صاف سی ماہِ عیان
تھین قفا سی قاف پریان نثار
عکسِ آئینہ ضیا سی شرمسار

٦٢

کبک صدق ہر قدم رفتار پر
مہ فدا رُخسارِ گوہر بار پر
پھڑکی بلبل اس گلِ بے خار پر
یاسمن کو رشک تھا رُخسار پر
راستیِ قد پہ قمری تھی چکور
چاند سی اونگلی کی اک اک پور پور

٦٣

حُسن تھا حُسن حسینان سی دو چند
صبح عاشورہ کو لرزا بند بند
بعد عمّو پیش شاہِ ارجمند
آئی اکبر عرض کی ای سر بلند
فرطِ ناکامی سی ہون مین شرمگین
دیکھتی عبّاس ہی سر پر نہین

۶۴

رخصت اس بی پر کو با دیجئے
دلمین ہی جام شہادت پیجئے
داغ فرقت دلپہ اس دم لیجئے
نام آور ہین ہی ہون وہ کیجئے
بولی حضرت شہر بانو سی کہو
یا پھوپھی سی تم اجازت جا کی لو

۶۵

چپ ہوئی اکبر مگر کاہیدہ دل
اشک چشمون سی روان اور مضمحل
مثل سرو باغ و بستان پا بگل
قلب بولا اب پہانسی تو نہ ہل
جب تلک رخصت نہ سرور سے ملی
کیا مجال اپنی قدم کی گر ہلی

۶۶

سر تو نیچا کر لیا آنسو بھر آئی
شاخون مین پلکون کی یا جگنو بھر آئی
بحر اشک و گریہ تازہ نو بھر آئی
سانس ٹھنڈی ایسی لی پہلو بھر آئی
رو دیئی دانتون سی لب کو کاٹ کر
سینہ کوٹا لب زبان سی چاٹ کر

٦٧

اتنی مین زینب ہی او سجا آگئین
بیخودی سی تا حرم مولا گئین
پوچھنی سی حال کی شرما گئین
رمز ظاہر سے مگر وہ پا گئین
یعنی اکبر طالبِ رخصت ہین اب
دفعۃً چلا ئین بہیّا ہی غضب

٦٨

میرا پالا میرا بچّا ہی یہہ ماہ
کیسی با نوا اور اونکی کیسی چاہ
ہینی پالا اسکا خالق ہی گواہ
گود میری کیا کریگی یہہ تباہ
بہائی کیا رن کی اجازت دی چکی
رخصت ای مہرِ امامت دی چکی

٦٩

شاہ نی فرمایا تم ہشیار رہو
وارثِ دردِ دلِ بیمار رہو
دو اجازت یا نہ دو مختار رہو
مرتضیٰ آگاہ ہین خوشکار رہو
ہینی روکا ہی اجازت دی نہین
ایسی ایذا اپنی جان پر لی نہین

۲۰

جب ہوئی بہائی بہن مین یہہ کلام
دستِ اکبر سی چہٹی دل کی زمام
عرض کی اپنا کلیجہ تہام تہام
ای پہوپہی امان نہ ٹہریگا غلام
جانثارن کی طرف حق کی قسم
ہل مبارز کہتی ہین ملعون بہم

۲۱

جب سنی حق کی قسم شبیر نے
دل کڑہایا ماہ آفت گیر نے
شیر کا عذر کردیا تقریر نے
اور ندا دی لشکر بی پیر نے
گہوڑی پر شہ نی کیا اونکو سوار
آیا غش زینب کو دل تہا بیقرار

۲۲

یہان جری کی موہنہ پہ سرخی آگئے
جسمی رنگت لالی کی شرما گئے
بولین بانو موت گہر پہر کیا گئے
داغ فرقت مین بہی دلپر پا گئے
زیرِ ران توسن گلِ خورشید تہا
پہل سنان کا لمعۂ ناہید تہا

۱۴۳

خود سر پر مہر آسا ہوگیا
چار آئینہ تماشا ہوگیا
جوشنون سی حفظ دونا ہوگیا
زرہ تن بہی جال سارا ہوگیا
ماہی بحر جلادت تن ہوا
رشک روئی زلزلہ توسن ہوا

۱۴۴

لطف دستانہ سی ٹوٹی زیردست
اور بہلم سی مرغ جرأت خودپرست
دہار سی تلوار کی دریا تہا پست
قبضی مین شمشیر کا وہ بندوبست
گر جہان اُلٹی نہ چہوٹی ہاتہہ سی
واقعی خونون کی لوٹی ہاتہہ سی

۱۴۵

ڈہال تیرہ رنگ ابر کوہسار
یا شب دیجور یا لیل نہار
دُود آہ نوجوانان زنگبار
جس کی رنگت پر فدا مشک تتار
پوئی مرکب کی نہتی ہوپچال تہی
پشت خورپر بدر کامل ڈہال تہی

ہتا جو اشبہ مصطفیٰ سی یہہ جوان
زلزلہ آتا ہتا جاتا ہتا جہان
ہاتہون سی چہٹنی لگی تیر و کمان
کہتی ہتی قدسی فلک پر الامان
شیر کی مانند جب غازی چلا
سرمہ سان رہوار سی ہر تن ہوا

اسطرحسی وہ ہمادر جب چلا
پڑ گئی ہلچل ہوا ہتی باد پا
جو بڑا ہا ششدر رہوا اور جو گہٹا
رہ گیا خاموش سکتا ہو گیا
کوئی بولا مصطفیٰ لڑنیکو آئے
کوئی بولا مرتضیٰ لڑنیکو آئے

نیزہ ہتا یا کہکشان یا طول جنگ
مار پیچان اژدہ پشت ہنگ
رشتہ جانگیر یا وہ بیدرنگ
وہ جوانی وہ شباب اور وہ اُمنگ
نیزیکا پہل ہتا زبان ثعبان کی
ڈانڈ اوسکی ہتی الف ایمان کی

۷۹

[illegible]

۸۰

[illegible]

... فاطمه داودی [illegible]

۸۱

[illegible]

۴۲

یین وہ ہون افلاک کو گردون تکان
ثابت و سیّار ہو یین نیم جان
گاڑدون چشمِ قمر مین انگلیان
توڑلون برجِ اسد کو ناگہان
میرا نیزہ دو کری جوزا مثال
عارضِ مہتاب کردون خونسی لال

۴۳

آنکھہ خورجہسی ملائی کیا مجال
تیزئ شمشیر سو ٹہٹی ہی مجال
یہہ ہلالی تیغ کاٹی سرخ ڈہال
سنبلہ کا پہونک دی کو بال بال
میری کاوی سی فلک گردش مین ہین
ہرقدم جن اور ملک گردش مین ہین

۴۴

تیر میرا ہی الف اللہ کا
اور کمان مین دائرہ ہی ماہ کا
ترکشِ خوش خانہ دولت خواہ کا
شیر سی کیا سامنا روباہ کا
نیزہ میرا کہکشان ہی ڈہال چرخ
ماہ و خورنعل سمند اور یال چرخ

۸۵

گرزِ فولادی رُخ مہرِ منیر
آسمان ہین میری والدکی سریر
سبعہ سیّارہ مرا اک ایک تیر
اور کمان مین جا نعالم گُوشہ گیر
تیغ میری ہی ھلالِ آسمان
نام ہی میرا علی اکبر جوان

۸۶

اُم کی پہ اکین ہین گُوش بادپا
آنکہین مخمورِ شرابِ با صفا
تہو تہنی ہی میوۂ باغ و لا
کُنڈہ ہی طاؤسِ بستان ہما
یال گیسوئی حسینانِ جہان
پشت مرکب کوہ گردون آشیان

۸۷

پیش وپس سی پیش وپس کسکو ہوا
دم تلک یہہ حور چہرہ خوشنما
دم چنور شاہون کی سر کا پُر ضیا
موئی دُم تار وفا و مرتبا
حور ہی اک کلائی اسپ کی
تا کجا کریئی بڑائی اسپ کی

۸۸

زینِ اطلس خانۂ آباد ہی
راکبِ غمگین ہی اس پر شاد ہی
یہہ لجامِ بادپا صیّاد ہی
گرا وجہہ کر گر پڑی افتاد ہی
ہان بس اب آئی کوئی میدان مین
یون فنا کردون اوسی اک آن مین

۸۹

تار ہو جیسی جُدا صابون سے
غسُل دیدون مدّعی کو خون سے
یا اوسی تشبیہ دون مجنون سے
پہر نہ اچھّا ہو کسی معجون سے
کہہ کی یہہ شپ سی گہسیٹا تیغ کو
یا علیؑ کہہ کر جو کہینچا تیغ کو

۹۰

دو جہان مین اک تزلزل پڑ گیا
جو فلک پر تہا زمین مین گڑ گیا
بختِ اکبر جنگ گہ مین لڑ گیا
بد دماغی سی وہ لشکر سڑ گیا
تہر تہری ابدان مین پہری سیاہ
شام کی لشکر پہ چہایا رعبِ ماہ

٩١

جس طرف گذرا تلاطم ہو گیا
تخمِ آفت کشتِ دل مین بو گیا
جاگتا بختِ مقدّر سو گیا
دو ہوا اکبر کی آگی جو گیا
میمنہ اور میسرہ اور قلب گاہ
تیغ کی ضربون سی بالکل تھی تباہ

٩٢

ایک سَوِّس ماری کا فروقتِ جنگ
انکی سینی پر لگی اک شرِ خدنگ
جب پراگندہ ہوئی وہ تیرہ رنگ
آئی اکبر پیاس کی شدّت سی تنگ
عرض کی شبیر سی ای نامدار
ایک چلو پانی دیجئی مین نثار

٩٣

باپ نی رو کر کہا بیٹی سی آہ
پانیکا قطرہ نہین ای رشکِ ماہ
دیکھتی ہو سبکی حالت ہی تباہ
شاق ہی مجھہ پر خدا ہی ہی گواہ
مانگی اکبر پانی مین مجبور ہون
آب سی ای جان کوسون دور ہون

٩٤

پر زبان میری دہن مین لی تو
لائی حضرت پیش اکبر اپنا رو
ہائی یاران کیا کرون مین گفتگو
خشک لب اپنی دکہا کر نیکخو
بولی کیا تجہکو چساؤن ای جوان
پیاس سی مین بہی ہوا ہون نیمجان

٩٥

میری موہنہ مین بہی نہین آب دہن
نہ میسّر دشت مین تار کفن
ای محمدؐ مرسل ربّ زمن
پیاس سی مرجہایا جاتا ہی چمن
پہر انگوٹہی موہنہ مین اکبر کی جو دے
پائی تسکین اک ذراسی راہ لے

٩٦

پہر دوبارا آیا میدان مین جری
اور گرائی خاک پر نوّی شقی
تیغ منقذ کی لگی سر پر کڑی
غش جو آیا باگ گہوڑی کی چہٹی
لشکر کفّار مین گہوڑا گیا
پارہ پارہ اوس جوان کو کردیا

۹۷

کیا لکھون آگی قلم روتا ہی اب
ٹکڑی ٹکڑی ہو گئی اعضا کی سب
جانِ ابن مرتضیٰ پر تہا تعب
مر گئی ہی ہی علی اکبر غضب
دم نکلتی وقت چلّا کر کہا
آئیی بابا فدا مین ہو چکا

۹۸

میری دادا نی مجھی پانی دیا
مینی خوش ہو کر اوسی بابا پیا
جامِ آبِ خلد فدوی نی لیا
پورا وعدہ اب وفا مینی کیا
نعرہ مارا شاہِ دین نی گر پڑی
معرکی کی سمت حضرت پہر پڑی

۹۹

لاشہ خیمی مین جو لائی شاہِ پاک
ہر طرف غُل ہو گیا روحی فداک
ہائی سینہ ہی انی سی چاک چاک
زینب و کلثوم کی سر پر ہی خاک
بلبلاتی تہی سکینہ نیمجان
بانو کہتی تہی موا اکبر جوان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تمام شد